127020 ـ بیرہ اور اس سے ملتی جلتی مشروبات پینے کا شرعی حکم

سوال

کیا بیرة (بیئر) پینے کی اجازت ہے؟ اور اسی طرح دیگر ایسے مشروبات جو بیئر جیسے ہیں، ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اگر بیئر میں ایسا کوئی عنصر شامل نہیں جو نشہ پیدا کرتا ہو، تو اس کا استعمال جائز ہے اور اس میں کوئی قباحت نہیں۔ لیکن اگر اس میں کوئی نشہ آور مادہ پایا جاتا ہے، تو اسے پینا حرام ہے اور شریعت میں اس کی اجازت نہیں۔ یہی اصول ہر نشہ آور چیز پر لاگو ہوتا ہے، خواہ وہ مشروب ہو یا کھانے کی کوئی چیز۔ ایسی تمام اشیاء سے بچنا ضروری ہے، کیونکہ یہ نہ صرف عقل پر اثر انداز ہوتی ہیں بلکہ دینی و دنیاوی نقصان کا بھی سبب بنتی ہیں۔

اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں فرمایا ہے: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ * إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ ترجمہ: اے ایمان والو! بے شک شراب، جوا، بت اور قسمت کے تیر یہ سب ناپاک اور شیطان کے کاموں میں سے ہیں، پس ان سے پوری طرح اجتناب کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ شیطان تو بس یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوے کے ذریعے تمہارے درمیان دشمنی اور بغض پیدا کرے اور تمہیں اللہ کے ذکر اور نماز سے باز رکھے، تو کیا تم ان چیزوں سے باز آنے والے ہو؟ [المائدہ: 90-91]
اس آیت مبارکہ میں واضح طور پر شراب کو نجس اور شیطانی عمل قرار دیا گیا ہے اور اس سے مکمل پرہیز کا حکم دیا گیا ہے، کیونکہ اس کا استعمال انسان کو گناہ، فساد اور اللہ کی یاد سے غافل کرنے کا ذریعہ بنتا ہے۔

اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم نے بھی ہر نشہ آور چیز کو شراب قرار دیا ہے اور اس کی حرمت پر سختی سے زور دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ و سلم کا فرمان ہے:
"ہر وہ چیز جو نشہ آور ہو، وہ شراب ہے، اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مزید برآں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم سے ثابت ہے کہ :**"اللہ تعالیٰ نے شراب پر لعنت فرمائی ہے، اور اس کے پینے والے، پلانے والے، بنانے والے، بنوانے والے، اٹھانے والے، جس کے لیے اٹھائی جائے، بیچنے والے،**

خریدنے والے اور اس کی قیمت کھانے والے سب پر لعنت فرمائی ہے۔"

یہ حدیث واضح طور پر بتاتی ہے کہ نہ صرف شراب پینے والا بلکہ اس کی تیاری، خرید و فروخت اور ترسیل میں شامل ہر فرد بھی گناہ کا مرتکب ہوتا ہے اور لعنت کا مستحق بنتا ہے۔

اسی طرح ایک اور حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا: **"ہر وہ مشروب جو نشہ پیدا کرے، وہ حرام ہے۔"**

ایک اور ثابت شدہ حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ و سلم نے: **"ہر نشہ آور اور سُستی اور غفلت پیدا کرنے والی چیز سے منع فرمایا ہے۔"**

لہٰذا، تمام مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ ہر قسم کی نشہ آور اشیاء سے خود کو بھی محفوظ رکھیں اور دوسروں کو بھی ان سے بچنے کی تلقین کریں۔ جو شخص کسی بھی نشہ آور چیز کے استعمال میں مبتلا ہو، اس کے لیے لازم ہے کہ وہ فوراً اس سے باز آ جائے، توبہ کرے، اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے۔ جیسا کہ اللہ رب العزت نے فرمایا ہے: وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ترجمہ: اے مومنو! تم سب اللہ تعالی کی طرف رجوع کرو تا کہ تم کامیاب ہو سکو۔[التوبہ: 31]

نیز اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فرمان ہے: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا ترجمہ: اے ایمان والو! تم اللہ تعالی کی طرف سچی توبہ کرو۔ [التحریم: 8]
مجموع فتاویٰ ابن باز: (23/58)